بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم

بعض صحابہ و صحابیات کے انفرادی فضائل

حصہ دوم

مصنف : محمد نبراس

عنوان:	صفحہ	(حصہ دوم۔)
السابق۔	۲	
حضرت آمنہؓ۔	۲	
〃 شفاءؓ۔	۲	
〃 ثویبہؓ۔	۲	
〃 امّ ایمنؓ۔	۲	
〃 خدیجہؓ۔	۳	
〃 زینب	۳	
〃 رقیّہؓ۔	۳	
〃 امّ کلثومؓ۔	۳	
〃 فاطمہؓ۔	۳	
〃 اُمامہؓ۔	۴	
〃 اسماء	۴	
〃 اسماء	۴	
〃 نسیبۃ	۵	
〃 صفیّۃ	۶	
الغرض:	۶	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بعض صحابیات کے انفرادی فضائل۔

یہ تحفہ ہے اس کی خدمت میں جو:

من احبهم فبحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم..

حدیثِ رسول ﷺ کا قائل ہے۔

السابق:

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسلی سے انکی زوجہ حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کو اسلئے خلق فرمایا کہ جو فطرۃ میں مرد کے تابع ہوگی، وہ دینِ فطرۃ اسلام میں بھی تابع ہوگی۔ اسلیئے جہاں 'یا بنی آدم' اور 'یا بنی اسرآئیل' آیا اس میں صرف بیٹوں کو لینے کی بجائے کل اولاد کو لیا گیا ہے۔ جہاں یا ایھا الذین امنوا فرمایا گیا ہے، صرف مذکر کو حکم نہیں، بلکہ اُسکی تبعیت میں مؤنث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

فضائل کے ضمن میں جب صرف مردوں کو ذکر کیا تو عورتوں کو تردد ہوا کہ کہیں انکی محنتِ اعمال صالحہ بے نتیجہ تو نہیں! اس سوال کو متعدد عورتوں نے جن میں اسماءَ بنت عمیس، ام عمارہ انصاریہ اور انیسہ انصاریہ شامل ہیں، نبی رحمۃ للعلمین کے گوش گزار کیا تو آیت، اِنَّ المُسلِمِینَ والمُسلِمَاتِ........ کا نزول ہوا۔ الخازن اسمیں بتایا گیا کہ مذکر و مؤنث، سب اپنے حسنِ عمل کا ثمرہ پائیں گے۔ اللہ و رسولہٗ کسی کو اسکے اجرِ عملِ صالح سے محروم نہ فرمائیں گے۔

مگر قابلِ غور یہ امر ہے کہ اس آیت میں بھی، تبعیت کو، بذریعہ عطف ملحوظ رکھا گیا ہے کہ پہلے المسلمین لایا گیا ہے اسکے بعد المسلمات..... ذکر کی گئی ہیں۔ ایمان وفقاہت والے کیلئے اسمیں یہ مسئلہ رکھا گیا ہے کہ جو تخلیق میں تابع رہی وہ ہمیشہ تابع ہی رہیگی۔ جیسا کہ فرمایا: الرجال قوّامون علیٰ النساء.. وللرجال علیھنّ درجہ آیۃ الاحزاب کا آخر ضمیر مذکر لیئے ہوئے ہے۔ اس سے تبعیت مؤنث ہویدا ہے۔

جن فضائل سے خواتینِ اسلام کو بھی نوازا گیا، جو اس وقت صحابیات تھیں، انکا کچھ نقشہ یہ ہے۔

اُمُّ محمدٍ ﷺ سیّدۃ آمنہ سیدۃ السیّدات رضی اللہ عنہا۔

i) آپ وہ صحابیہ ہیں جنہیں وہ فضیلت ملی جو کسی کو ملنا ممکن نہیں۔ آپ والدۃ سیدِ دوعالَم ﷺ ہیں سبحان اللہ العظیم

آپ ہی اللہ کے بندہ (حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما) کی امانت کی امین بنیں۔

(ii) آپ وہ صحابیہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نور کے دیدار کا شرف پایا۔ یعنی اپنے بیٹے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

(iii) دنیا کی غذاؤں میں سے سب سے پہلے حبیب اللہ کو جو غذا ملی وہ آپکا دودھ تھا۔

(iv) یہ وہ صحابیہ ہیں جو سب سے پہلی خادمۃ خاتم النبین بنیں۔

(v) جنکے گھر میں سب سے پہلے میلاد النبی کی محفل سجی۔ جسکے حاضرات میں، حضرت ھاجرہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے ساتھ، حوران جنّت بھی تھیں۔ دیگر بہت سارے، اللہ کے بندے جو زمین اور آسمان کے درمیان کھڑے تھے۔ اُن سب نے حضرت عبدالمطلب کو بھی مبارک دی۔

(vi) واحد صحابیہ ہیں جنہوں نے وقت ولادت النبی جہاں کے مشرق ومغرب اپنے بالاخانہ کے جھروکہ سے مشاہدہ فرمائے۔

حضرۃ شفاَ رضی اللہ عنہا: یہ وہ صحابیہ ہیں جو حضور نورِ مجسم کی پہلی دایہ بنیں۔ یہ حضرۃ عبدالرحمٰن بن عوف کی ماں ہیں

ثُوَیبِیَہ : دودھ کی ماں ۔

ام ایمن : یہ وہ صحابیہ ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آخری لمحات میں حضور کو جن کے سپرد کیا تھا۔ رسول اللہ انہیں امی کہہ کر یاد کیا کرتے تھے اور انکی قبر میں کچھ دیر کیلئے لیٹے تھے۔

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ ع (i) یہ صحابیہ سب سے پہلی زوجۃ الرسول ہیں۔

(ii) یہی وہ صحابیہ ہیں جو سب سے پہلی مؤمنہ ہیں۔

(iii) جنہوں نے اپنا سب کچھ سپرد رسول خدا کر دیا۔

(iv) جنکے لحاظ سے دشمن آپ ﷺ کو ایذا دینے سے ھچکچاتے۔

(v) جو سب سے پہلے حضور کی اولاد کی ماں بنیں۔ انسے آپکے ۳ بیٹے، ۴ بیٹیاں ہوئیں۔

حضرت سیدہ زینب بنت رسول اللہ من خدیجہ رضی اللہ عنہما۔ ﷺ

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی پہلی بیٹی ہیں۔

(ii) جنکے بارہ میں حضور نے فرمایا: ھٰذہٖ افضل بناتی، اُصیبت فیَّ۔ (زرقانی شریف: ج ۲)

(iii) شوہر ابو العاص رض عرصہ تک نا مسلم رہے۔ جب اسلام لائے تو حضور شارع ﷺ نے اسی

پہلے نکاح کو باقی رکھا اور اپنی اس بیٹی کو انکے اسی شوہر کو لوٹا دیا۔

حضرت رقیہ بنت الرسول من خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

(i) یہ وہ شان والی صحابیہ ہیں جنہوں نے حضرت ھود علیہ السلام کی زوجہ کے بعد سب سے پہلے، اپنے شوہر حضرۃ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہجرت فرمائی یعنی رِضاءِ رب کیلیۓ وطن چھوڑا۔

(ii) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکی آخری گھڑیوں میں انکے شوہر بدری صحابی امام ذوالنورین کو نبی اللہ ﷺ نے تیمار داری کیلیۓ بدر سے مدینہ منورہ اس تلقین کے ساتھ بھیجا کہ تمہاری موجودگی میری بیٹی کی تسکین کا سبب ہوگی۔

حضرت سیدہ ام کلثوم بنت الرسول من خدیجہ۔

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے حضرت عثمان غنی کے نکاح میں آنے کے سبب وہ امام ذوالنورین ہوۓ۔

(ii) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے بارہ میں جبریل امین نے آکر حضور ﷺ سے کہا کہ اللہ اکبر کے حکم سے اپنی بیٹی عثمان غنی سے بیاہ دیں۔

حضرت سیدۃ نساء اہل الجنہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

(i) یہ وہ واحد صحابیہ ہیں جنکی تینوں بہنیں جب وفات پا گئیں تو انکے ابو جان، جانِ جہانان حضرت سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ ﷺ کا اُن تینوں کے حصہ کا پیار بھی انکو ملا۔

(ii) یہ وہ منفرد صحابیہ ہیں جنکے دو بیٹے ہوۓ اور انکو حضرت شارع ﷺ نے اپنے بیٹے قرار دیکر ایک منفرد و عظیم شرف عطاءً فرمایا۔ انکو اور انکی اولاد کو اپنے نسب کے اشرف و اعلیٰ درجہ پر فائز فرمایا۔

(iii) یہ وہ منفرد صحابیہ ہیں جنکے والد پر جب اللہ کے دشمن عقبہ نے اونٹ کا اوجھ رکھا تو یہ وہ بوجھ ہٹاتی تھیں اور دشمن کو بددعاءً دیتی تھیں۔ (البخاری باب مالقی النبی واصحابہ من المشرکین)

(iv) یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے گھریلو کام کاج میں کوئی ہاتھ بٹانے والا نہ ہونے کے سبب رسول پاک نے آپکو وظیفہ بتایا کہ رات کو سونے سے قبل ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدِ للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ اسطرح انکو کاموں میں سہولت میسر آئی۔ گویا کہ فرشتے شریکِ کار ہوۓ۔

حضرت مولیٰ المسلمین علیؓ المرتضیٰ نے بھی یہ وظیفہ جاری رکھا۔ اس ورد کو تسبیحِ فاطمہ کہتے ہیں۔

(حضور ﷺ نے نادار مؤمنین کو جو وظیفہ بتایا تھا وہ تھا، روزانہ فرض نمازِ پنج گانہ کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدِ للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کے بعد ایکبار تیسرا کلمہ اللہ اکبر تک پڑھنا۔ یوں یہ ۱۰۰ پورے ہوۓ۔ اسکو تسبیح المساکین کہتے ہیں۔)

(v) سیدہ کے القاب، الزھرا، البتول، سیدۃ نسا العلمین، فِضَّۃُ کبد رسول اللہ بھی ہیں۔

حضرت اُمامۃ بنت اُبی العاص من سیّدۃِ زینبِ بنتِ النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم من خدیجہ۔

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں کہ جب چھوٹی سی تھیں تو انہیں نبیِ مشفق ومہربان، امامہ کے نانا جان ﷺ نے اپنے بازوؤں میں لیکر نماز ادا فرمائی۔ رکوع وسجود میں اتار دیتے، پھر گود میں لیلیتے۔ (نبی جو چاہیں سو درست ﷺ)

(ii) یہی صحابیہ ہیں جن کے لئے فرمایا: ھِیَ اَحَبُّ اَھلی اِلَیَّ [مجھے اپنے اھل میں یہ سب سے پیاری] (رحمۃ للعلمین)

(iii) سیدنا علی المرتضٰی سے سیدہ الزہرا نے کہا تھا: میرے بعد امامہ سے شادی کرنا۔ اور آپنے وصیۃ پر عمل کیا

حضرت اسماؑ، زوجۃ ابی بکرن الصدّیق رضی اللہ عنہ

(i) یہ وہ صحابیہ ہیں جنھیں السیدۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی، آخری بیماری کے دوران طویل خدمت گزاری کی سعادۃ حاصل ہوئی۔

ii) یہ وہ ہیں جنہوں نے السیدہ کی فرمائش پر جنازہ کوڈھانپنے والا چھجا تیار کر کے دکھایا تو انہوں نے اظہار پسندیدگی فرمایا اور اِنکی تعریف کی۔

(iii) یہی صحابیہ ہیں جنھیں السیدہ البتول نے وصیت کی کہ سیدُنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملکر مجھے غسل بعد الوفاۃ دینا۔ چنانچہ حضرت علی پانی وغیرہ انہیں تھماتے اور یہ بی بی پاک کو نہلاتیں۔

حضرت اسماؑ بنتِ ابی بکرن الصدّیق رضی اللہ عنہما۔

یہ وہ صحابیہ ہیں جنکے بیٹے حضرۃ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو شداد حجاج بن یوسف نے پکڑوا کر سولی پر چڑھا دیا تھا۔ آپکا لاشہ تین دن لٹکا رہا۔ بوڑھی ماں وہاں سے گذریں، اسے دیکھ کر بہ لہجۃ التحسین کہا: واہ کیا شان ہے شہ سوار کی، تیسرا دن ہے ابھی تک سواری سے اترا نہیں۔ ظالم حاکم نے جب سنا، انکے جسم کو اتار کر دفن کے لئے دیدیا۔ (حضرت امام جعفر الصادق انہی کے نواسہ ہیں)

الولد الحرُّ یقتدی بآبائہِ الغرِّ۔ مرداں ہمیں کنند وازمرد ماں چنیں آید۔ ج۔ ۴)

. [شریف اولاد اپنے بزرگوں کی تاریخ دہراتی ہے۔ شیر جوانان جرائت پیشہ کی شان اسی طرح نظر آتی ہے۔]

حضرت اُمِّ عمّارۃ نسیبۃ، رضی اللہ عنہا۔

(۱) وہ جری صحابیہ ہیں جنہوں نے پانی وغیرہ کی ذمّہ داری چھوڑ کر حضور محبوبِ ربِ کائنات عزّ وجلّ و ﷺ کے دفاع کی مشغولیت اختیار کر لی۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود مصروفِ پیکارِ کارزار رہیں۔ اُنکے اُحد میں تیرہ

گہرے زخم آئے مگر پرواہ تک نہ کی۔

(II) یہی صحابیہ ہیں جنکے بیٹے کا احد میں خون نہ رک رہا تھا، انہوں نے زخم پر پٹی باندھی اور کہا، بیٹا، اٹھ آقا کا دفاع کر! یہ سن کر آقاءِ صاحب عطاؔ نے فرمایا: 'اے امِّ عمارہ! جو ہمت اور طاقت تم رکھتی ہو، وہ کس میں ہے؟

III) یہی صحابیہ ہیں جنھوں نے احد میں کافر کی پنڈلی پر تلوار چلائی تو وہ آقا کے قدموں میں آگرا۔ اسپر آقاءِ نے اتنا تبسم فرمایا کہ آپکے نواجز مبارکہ (داڑھیں) ظاہر ہو گئے۔

(iv) یہی صحابیہ ہیں کہ انکے اور انکے شوہر و اولاد کے حق میں نبی اللہ ﷺ نے دعاؔ فرمائی: 'الٰھمَّ اجعلھم رُفقآئی فی الجنّۃِ'۔ (مدارج)

(v) یہ وہ صحابیہ ہیں جو معرکہ مسیلمہ کذاب میں جنگ لڑتے ہوئے ایک بازو کٹا بیٹھیں مگر قتال سے باز نہ آئیں۔ شیخ محقق دہلویؒ نے لکھا، ... شیر جب کچھار سے برآمد ہوتا ہے تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ شیر آیا۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ نر نکلا، مادہ نکلی!

(vi) اسی صحابیہؓ کا وہ بیٹا تھا، جنکا نام خبیب تھا، صحابی رسول تھے۔ انکو مسیلمہ کذاب نے اغوا کر لیا تھا۔ انسے پوچھنے لگا، اتشھد انّ محمدًا رسول اللہ؟ قال خبیبؓ نعم! قال الکذاب لعنہ اللہ، اتشھد انّی رسول اللہ؟ قال صحابیؓ، لا۔ اسپر انکے ایک حصہ جسم کو کاٹا۔ اسطرح کٹتے کٹتے ''نعم اور لا'' کہتے کہتے پورے کٹ گئے۔

حق رحمت کند آں عاشقان پاک طینت را۔ رضی اللہ عن سائرِ الصحابۃ والصحابیات۔

حضرت صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ عنہا۔ ایک غزوہ کے دوران، حفاظتی نقطہ نگاہ سے صحابیات کو قلعہ میں رکھا گیا تھا۔ ان میں یہ بھی تھیں۔ ایک یہودی سردار کو ٹوہ لیتے دیکھ کر، پتھر سے اسکا سر کوٹا اور کاٹ کر اسکے لشکر کی طرف پھینک دیا تو یہودی لشکری ڈر کر بھاگ گئے۔

غرض هذا المضمون.

اللہ یُعْطِی وَ اِنَّمآ اَنا قاسِمٌ۔

اسمِ ذاتی یوں ذکر کیا کہ اسکو ساری صفات کا حامل سمجھا جاتاھے۔ فعلِ مضارع استعمال میں دوام و استمرار کا حامل فعل ھے۔ جس سے کثرت کی طرف اشارہ ملتاھے۔

کلمہ حصر ’ انّما ‘ کا مدخول جملہ خبریہ ہے۔ ’انا ‘ مبتدأ اور ’قاسمٌ ‘ خبر ہے۔ جس کا مشتق منہ ’قسمٌ ‘ ہے۔ اسکا ترجمہ، بانٹنا اور ’خیر کا حصہ ‘ ہے۔ انّما کا مدخول (یعنی بانٹنا و خیر کا حصہ) اسے حاصل ہوگا جو اسکے مبتدأ کے ساتھ مختص ہو۔

چونکہ صحابۃ النبی (اضافۃ زیرِ غور رہے۔)، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کے ساتھ بلا واسطہ مختص ہیں، جسکی دلیل ”محمدٌ رسول اللہ. والذین معہٗ .. الآیۃ۔ اور ’خیر القرونِ قرنی .. الحدیث، لہٰذا خیر بٹتے وقت انہی کو سب سے زیادہ حصۃ الخیر (بے شمار فضیلتوں کے ساتھ سب سے بڑی فضیلت صحابیۃ) ملا۔

کلمہ ’ اَنَا ‘ اسم ہے اور کلمہ ’ قاسمٌ ‘ بھی۔ اور یہ کسی بھی زمانہ از زمانہاءِ ثلاثہ میں منحصر نہیں ہوتا۔ اور فعل کا مفعول مذکور نہیں اور نہ ہی قاسمٌ کا کوئی۔ اس طرح مندرجہ بالا قولُ النبیِّ ﷺ سے اسبات کا علم حاصل ہوا کہ: دینے والا اسطرح دینے پر آیا کہ ہر چیز ازقسمِ خیر اور سب کچھ از بھلائی دیتا چلا جارہا ہے، اور حبیب اللہ ہر زمانہ میں ہر ایك کو دئے جارہے ہیں۔ تو کوئی بتائے کیا نہیں دیرہا، اور کیا نہیں بانٹ رہے؟ اور کس کو نہیں مل رہا اور کیا نہیں پارہے؟ (آیا عطاء رسول کے انکاری کو مل رہا ہے؟ نہیں؟ تو وہ سچا ہوا)

جس کو ملا اسنے کہا: نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشیءِ نعمت کا قلم دان گیا

خیر القرون میں جو سب سے اول تھے، **السابقون الاولون من المهاجرين والانصار** انہیں ہر جہان کی کل خیر ملی کہ انہیں خود قاسم الخیر ملے (جو انکا اصل مقصود تھا) اور وہ بنے... كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَآزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ [... بوئی ہوئی نے اپنا پٹھا (سَرا) نکالا، پھر اسکی کمر (تنا) کو مضبوط کیا، پھر وہ فصل گھنی ہوئی (گتھ گئی) پھر وہ اپنی نال پر (پائوں پر) کھڑی ہو گئی۔ یہ فصل اپنے بونے والوں (اللہ و رسولہٗ) کی نگاہ میں جچتی ہے (خوش کن ہے)۔ یہ اسلئے تاکہ جَلائے کفار کے (یعنی منکروں کے) دلوں کو۔ (صحابہ کے ترقیءِ درجات سے، ”قل موتوا بغیظکم“ کا حکم

نافذ ھو)صحابه تو وه ھیں جنکے لئے فرمایا:"فَالسّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ ، اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ، فِیْ جَنّٰةِ النَّعِیْمِ ،

جو چیز که دنیامیں نفع لانے والی تھی یعنی ربوٰ ، وه صحابه نے ترك کردی۔ جو چیز که آخرت میں نفع لانے والی تھی یعنی زکوٰۃ ،اسکے منکروں سے جهاد کیا۔ وه کون تھے؟ صحابة الرسول!تو الله ورسوله کے باره میں وه کتنے مخلص ھوئے۔ آیا وه لوك بی بی جان وراثة کھاسکتے تھے؟بی بی کی ملکیت(هبه)پرقبضه کرسکتے تھے؟بی بی جی کوڈ کھا سکتے تھے؟ان هی کیلئے توفرمایا:..حَبَّبَ اِلَیْکُمُ اْلاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ،وَکَرَّهَ الیکم الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ؛اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ ، فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً.(الحجرات:۷)

. ایمان کو انکا محبوب اورانکے دلوں کی آرائش وزیبائش بنایا، کفر،برائی اورنافرمانی سے انھیں نفرت کرناسکھایا،انھی کوھدایت یافته قراردیا۔ وھی الله کی طرف سے بڑھائے ھوئے اورنعمت پائے ھوئے ٹھرائے گئے۔ وه گرمعیارِ ایمان نھیں توپھر کون؟انھی کیلئے تو فرمایا

اَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ(عَلیٰ رَسُوْلِهٖ)وَعَلیٰ الْمُوْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی،وَکَانُوْا اَحَقَّ بِهَاوَاَهْلَهَا..یه وھی ھیں، جن میں سے بوبکر،عمر ،عثمان وعلی ھیں،اورمعاویه بھی؛ انھی میں سے عائشه وحفصه وغیرھمابھی...جنکو تقوی لازم کردیااور کهه دیاکه یه اسکے زیاده حق دار اور زیاده لائق ھوئے۔

الحمدللك یاالنعیم،والصلوة علیٰ حبیبك النعیم،وعلیٰ آلهٖ النعیم۔

تقبل من مصنفه محمد نبراس،وارحمه یا الله فی العُکّة والمعاد۔